احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

جمعرات 29- جولائی 1999ء

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029

جمعرات 29-جولائی 1999ء - 15 ربیع الثانی 1420 ہجری - 29 وفا 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 170

حصول علم کا سفر

حضرت ابوالدرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستہ پر گامزن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان ہموار کر دیتا ہے۔اور فرشتے طالب علم کے کام پر خوش ہو کر اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں۔

(جامع ترمذی کتاب العلم باب فی فضل الفقه)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خداتعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے۔ ماسوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ (دین) کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں اور (دین) کے تفرقہ مذاہب سے بہت لرزاں اور ہراساں ہیں چنانچہ انہیں دنوں میں ایک انگریز کی میرے نام چٹھی آئی جس میں لکھا تھا کہ آپ تمام جانداروں پر رحم رکھتے ہیں۔ اور ہم بھی انسان ہیں اور مستحق رحم۔ کیونکہ دین (-) قبول کر چکے اور (دین) کی سچی اور صحیح تعلیم سے اب تک بے خبر ہیں۔ سو بھائیو یقیناً سمجھو کہ یہ ہمارے لئے ہی جماعت طیار ہونے والی ہے۔ خداتعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا۔ انشاء اللہ القدیر سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائے گی۔ خداتعالیٰ نے آسمان پر یہی چاہا ہے اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے۔ سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خداتعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ (دین) پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خداتعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 340)

ربوہ میں صفائی شجرکاری اور وقار عمل

○ ربوہ میں موسم برسات کی شجرکاری مہم شروع ہو چکی ہے۔ اہالیان ربوہ اپنی مدد آپ کے تحت ربوہ میں ہر سال کی طرح امسال بھی پودے لگانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ جہاں انفرادی طور پر پودے لگائے جاتے ہیں وہاں پر اجتماعی طور پر بھی کوشش کی جاتی ہے۔ اطفال الاحمدیہ نے وقار عمل کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے وقار عمل کے ذریعہ پہلے صفائی کی جارہی ہے اس کے بعد پودے لگائے جائیں گے۔ اسی طرح ہمارے خدام کا بھی طرہ امتیاز ہے کہ وہ محلوں اور بلاکس کی سطحوں پر اجتماعی وقار عمل کر کے صفائی کے کام کو آگے بڑھاتے ہیں۔ اور شجرکاری کی سکیم کو کامیاب بناتے ہیں۔ امسال بھی خدام سے درخواست ہے کہ وہ وقار عمل کے پروگرام کے مطابق وقار عمل کر کے صفائی و شجرکاری کی سکیم کو کامیاب بنائیں۔ تا ہمارا پیارا شہر صاف ستھرا اور سرسبز ہو۔

(تزئین ربوہ کمیٹی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ٹیچر ٹریننگ کلاس

○ یکم اگست بروز اتوار 1999ء سے بیس روزہ قرآنی ٹیچر ٹریننگ کلاس ربوہ میں نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی کے زیرانتظام شروع ہو رہی ہے۔ اس کلاس میں ہر ضلع سے کم از کم ایسے دو نمائندے شامل ہونے ضروری ہیں جو قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں۔ اور استاد بن کر دوسروں کو قرآن کریم پڑھانے کا شوق اور صلاحیت رکھتے ہوں اس بیس روزہ کلاس میں قران کریم صحت تلفظ۔ لفظی ترجمہ اور آسان گرائمر کے ساتھ سکھایا جائے گا۔ امید ہے۔ امراء اضلاع اور صدر صاحبان اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کلاس سے استفادہ کے لئے اپنے ضلع سے مناسب افراد کا انتخاب کر کے بروقت مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں گے۔

(نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر۔ عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرخ سلمانی

دلبر مرا یہی ہے

نمبر 29

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں

حضرت عبداللہؓ بن سلام بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگ استقبال کے لئے نکلے۔ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا۔ جب میں نے حضورؐ کا چہرۂ مبارک دیکھا تو میں جان گیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ حضورؐ نے اس موقع پر فرمایا۔ اے لوگو! سلام کو عام کرو، ضرور تمندوں کو کھانا کھلاؤ، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم امن اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(جامع ترمذی ابواب صفۃ القیامہ)

چھ فضیلتیں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ دوسرے انبیاء پر مجھے چھ باتوں میں فضیلت حاصل ہے۔ حقائق و معارف کے جامع کلمات مجھے دیئے گئے ہیں۔ رعب سے میری مدد کی گئی۔ میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں۔ میرے لئے ساری زمین پاک وصاف مسجد اور جائے عبادت قرار دی گئی۔ اور مجھے ساری مخلوقات کی طرف بھیجا گیا اور مجھے نبیوں کا خاتم بنایا گیا۔

(مسلم کتاب المساجد)

حلیہ مبارک

حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے آنحضرت ﷺ کا حلیہ پوچھا۔ یہ آنحضرت ﷺ کا حلیہ بیان کرنے میں بڑے ماہر تھے اور میں چاہتا تھا کہ یہ میرے پاس ایسی باتیں بیان کریں جنہیں میں گرہ میں باندھ لوں۔ چنانچہ ہند نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ بارعب اور وجیہہ شکل وصورت کے تھے چہرہ مبارک یوں چمکتا تھا گویا چودھویں کا چاند۔ میانہ قد یعنی پستہ قامت سے دراز اور طویل القامت سے کسی قدر چھوٹا۔ سر بڑا۔ بال خم دار اور گھنے جو کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔ مانگ نمایاں، رنگ کھلتا ہوا سفید، پیشانی کشادہ، ابرو لمبے باریک اور بھرے ہوئے جو باہم ملے ہوئے نہیں تھے بلکہ درمیان میں سفید سی جگہ نظر آتی تھی جو غصہ کے وقت نمایاں ہو جاتی تھی۔ ناک باریک جس پر نور جھلکتا تھا جو سرسری دیکھنے والے کو اٹھی ہوئی نظر آتی تھی۔ ریش مبارک گھنی، رخسار نرم اور ہموار، دہن

کشادہ۔ دانت ریخدار اور چمکیلے۔ آنکھوں کے کوئے باریک۔ گردن صراحی دار چاندی کی طرح شفاف جس پر سرخی جھلکتی تھی۔ معتدل الخلق۔ بدن کچھ فربہ لیکن بہت موزوں۔ شکم و سینہ ہموار۔ صدر چوڑا اور فراخ۔ جوڑ مضبوط اور بھرے ہوئے، جلد چمکتی ہوئی نازک اور ملائم، چھاتی اور پیٹ بالوں سے بالکل صاف سوائے ایک باریک سی دھاری کے جو سینے سے ناف تک چلی گئی تھی۔ کہنیوں تک دونوں ہاتھوں اور کندھوں پر کچھ کچھ بال، پہنچے لمبے، ہتھیلیاں چوڑی اور گوشت سے بھری ہوئی، انگلیاں لمبی اور سڈول، پاؤں کے تلوے قدرے بھرے ہوئے، قدم نرم اور چکنے کہ پانی بھی ان پر سے پھسل جائے جب قدم اٹھاتے تو پوری طرح اٹھاتے۔ رفتار باوقار لیکن کسی قدر تیز جیسے بلندی سے اتر رہے ہوں جب کسی کی طرف رخ پھیرتے تو پورا رخ پھیرتے۔ نظر ہمیشہ نیچی رہتی۔ یوں لگتا جیسے فضا کی نسبت زمین پر آپؐ کی نظر زیادہ پڑتی ہے۔ آپؐ اکثر نیم وا آنکھوں سے دیکھتے۔ اپنے صحابہؓ کے پیچھے پیچھے چلتے اور ان کا خیال رکھتے، ہر ملنے والے کو سلام میں پہل فرماتے۔

(شمائل الترمذی باب خلق رسول اللہ)

اخلاق رسول

حضرت سعد بن ہشام بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؓ سے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق عالیہ کے بارہ میں کچھ بتائیں۔ حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ حضورؐ کے اخلاق و اطوار قرآن کے عین مطابق تھے۔ پھر پوچھا کہ کیا تم نے قرآن کریم میں یہ نہیں پڑھا وانک لعلیٰ خلق عظیم کہ اے رسول تو یقیناً اخلاق کے اعلیٰ ترین مقام پر ہے۔

(مسند احمد جلد 6 ص 90)

خُوبرُو سالار

موجِ صبا کی شوخیٔ رفتار دیکھنا
ان موسموں میں دل مرا بیزار دیکھنا

ہر شخص یاں ہے درپئے آزار دیکھنا
اے چارہ گر یہ آج کے غم خوار دیکھنا

وہ نور بن کے آ گئے ظلمت کدے میں آج
اس چودھویں کے چاند کے انوار دیکھنا

اس کارواں کے حسن کا ضامن ہے پیشوا
اس قافلے کا خُوبرُو سالار دیکھنا

تیری مدح میں جھومتے وہ گیت گائے گا
لو آج اس کے ساز کے تم تار دیکھنا

وہ آپ کی ہی یاد میں تڑپا ہے رات بھر
دامن ہے تارتار تو دل زار دیکھنا

وہ دوریاں یہ فاصلے اتنے سمٹ گئے
ہر روز اپنے یار کو سو بار دیکھنا

ہے اک کمی جو یار سے ملنے نہ دے ابھی
اس راستے کی عارضی دیوار دیکھنا

اک روز گر ہی جائے گی دیوارِ ظلم و جور
پھر واپسی پہ راحتِ دیدار دیکھنا

دل کی متاع تو آ گئی بکنے کے واسطے
تم آج میرے شہر کا بازار دیکھنا

اس قوم کا مزاج بھی کتنا بگڑ گیا
"اک حرف ناصحانہ" پہ آزار دیکھنا

اب چار سُو یہ خون کی مہندی لگائے گی
ہے اب خدا کی رقص میں تلوار دیکھنا

سید محمود احمد شاہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ صادق محمد طاہر-ابو لبیب

اندھیرے میں عجب اک روشنی ہے کوئی خیمہ دیا سا جل رہا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی 12 تا 24 مئی 99ء

اجتماعات سے خطابات- خطبات جمعہ- مجالس سوال وجواب- انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں

قسط چہارم آخر

البانین افراد کے ساتھ مجلس سوال و جواب

22/ مئی 1999ء بروز ہفتہ بیت نور فرینکفورٹ سے چند کلو میٹر کے فاصلہ پر ایک مقام Hergershallsen کے سٹی ہال میں البانین افراد کے ساتھ ایک مجلس سوال وجواب کا انعقاد ہوا جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائے۔ شام ساڑھے چھ بجے تلاوت قرآن کریم اور اس کے البانین ترجمہ کے بعد ایک پاکستانی بچی کے ہمراہ دو البانین بچیوں نے سفید شلوار قمیص میں ملبوس اور سر پر دوپٹہ لئے ہوئے حضرت مسیح موعود کے پر معارف منظوم کلام "حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی" سے چند اشعار نہایت ترنم اور خوش الحانی سے پڑھے۔ ان بچیوں کا غیر زبان میں اس محویت سے کلام پڑھنا دلوں پر ایک عجیب پر مسرت کیفیت طاری کر رہا تھا اور سفید پرندوں کی زبانوں پر امام وقت کے کلام کا جاری ہونا حضرت مسیح موعود کی دی جانے والی خوشخبریوں کی صداقت کا حسین ثبوت پیش کر رہا تھا۔

اس کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہوا جو کہ محترم ڈاکٹر محمد زکریا خان صاحب کے پاس حضور کی تشریف آوری سے قبل بعض حاضرین نے تحریری طور پر جمع کروا دیئے تھے۔ چنانچہ ان سوالات اور جوابات کا البانین ترجمہ محترم زکریا خان صاحب نے ہی پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان میں سے چند ایک سوالات اور ان کے جوابات خلاصۃً احباب کے ازدیاد علم و ایمان کی خاطر اپنی ذمہ داری پر پیش ہیں۔

☆... بلقان میں جو جنگ لڑی جا رہی ہے خصوصیت سے بوسنیا اور کسووا میں کیا اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو مکمل طور پر ختم کر دیا جائے؟

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مقصد تو اس سے کچھ ملتا جلتا ہی ہے۔ جہاں تک سربیا کے لیڈر ملاسووچ کا تعلق ہے وہ نفسیاتی لحاظ سے شدید بیمار ہے۔ دس سال پہلے اس نے یہ بیہودہ اعلان کیا تھا کہ مسلمانوں کو مٹا دیا جائے۔ بدقسمتی سے جو جوابی کارروائی ہو رہی ہے اس کا بھی یہی نتیجہ نکل رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مسلمانوں کو کلیتہً مٹانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا مگر ابتداء میں شدید نقصان ضرور پہنچا سکتے ہیں جو وہ پہنچا رہے ہیں۔

☆... کسووا کی لڑائی کے متعلق یہ سنا جاتا ہے کہ یہ ایک مذہبی لڑائی ہے۔ آپ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے؟

حضور نے فرمایا کہ ایک پہلو سے تو یہ بالکل درست ہے جیسا کہ میں نے ابھی جواب دیا ہے کہ مسلمانوں کے دشمن ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو مٹانے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ اس پہلو سے تو یقیناً یہ مذہبی لڑائی ہے۔ اور جو مظلوم مقابلہ کر رہے ہیں اور اس راہ میں مارے جا رہے ہیں وہ میرے نزدیک شہید ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں مرتبہ پائیں گے۔ لیکن ایک پہلو سے دیکھا جائے تو یہ بیچارے عملاً اسلام سے بہت دور ہٹ چکے تھے۔ بوسنیا کے مسلمانوں کا بھی پہلے یہی حال تھا۔ اس پہلو سے جب انہیں مسلمان سمجھ کر ان پر حملہ کیا گیا ہے تو اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اسلام ان کے اندر بیدار ہو گیا ہے۔ اس پہلو سے نقصان کے اندر فائدہ بھی ہے۔ مسلمانوں کے دلوں میں شدید صدمہ ہے کہ بڑی تعداد میں ان کے مسلمان بھائی مارے جا رہے ہیں اور روحانی لحاظ سے ایک فائدہ یہ ہے کہ اسلام ان کے اندر بیدار ہو رہا ہے۔

☆.... کوسووا کی حمایت میں عالمی رائے کیا ہے اور بالخصوص اسلامی ممالک کی کیا رائے ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جہاں تک اسلامی ممالک کا تعلق ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ ان کو بھی دکھ ضرور ہے اور تکلیف محسوس کرتے ہوں گے۔ جہاں تک باقی دنیا کا تعلق ہے ان کی ہمدردیاں سوائے چین اور روس کے لازم ہے کہ کسوون کے ساتھ ہوں۔ لیکن بدقسمتی سے اسلامی ممالک نے عملاً وہ خدمت سرانجام نہیں دی جو ان کو کرنی چاہئے تھی۔ اگر کرتے تو آج کے بحران سے بہت پہلے سے کسوون کی اتنی مدد کر سکتے تھے کہ وہ ایک بہت عظیم قوم کے طور پر ابھر سکتے تھے کہ پھر ان پر حملہ کی جرات کم ہوتی لیکن ان کی بلا سے جو گزر جائے 'گزر جائے۔ بعد میں جب لڑائی ہو تو پھر زبانی جمع خرچ کرتے ہیں۔ معمولی مالی مدد دیتے ہوں گے لیکن جیسا کہ خدا نے انہیں دولت سے نوازا ہے اگر اس کا سوواں حصہ بھی اہل کسووا کے لئے خرچ کرتے تو کسوون کی یہ حالت نہ ہوتی۔

☆.... کیا البانین لوگ بلقان میں اپنے بدترین دشمن سے نجات پالیں گے؟

اس سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے تو یقین ہے کہ نجات پالیں گے۔ سب سے بڑی وجہ اس سے نجات کی یہ ہے کہ چونکہ اسلام کی وجہ سے انہیں نشانہ بنایا گیا ہے اس لئے ساری دنیا میں جماعت احمدیہ روزانہ بلاناغہ دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ظالموں سے نجات دے.... اس لئے اس دعا کے نتیجہ میں نجات ملے گی۔ اس کے بعد وہاں دین کی بنیادیں از سر نو رکھی جائیں گی۔ اللہ کرے کہ وہ وقت جلد آ جائے۔

☆.... اس سوال کے جواب میں کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی شخص وحی والہام پائے۔

☆..... ایک سوال محترم ڈاکٹر محمد زکریا خان صاحب کے البانیہ کی امداد کے متعلق سفر کے بارہ میں تھا جس پر حضور انور نے انہیں اس کی تفصیلات بتانے کا ارشاد فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ ان کی ٹیم جو پاکستانی اور البانین افراد پر مشتمل تھی تین دن تک ایک شہر میں رہ کر ان کی ضروریات کا جائزہ لیتی رہی اور اشیاء ضروریات زندگی فراہم کرتی رہی جس سے مقامی لوگ بہت خوش ہوئے اور اس قدر متاثر تھے کہ واپسی پر اشکبار آنکھوں کے ساتھ جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہوں نے الوداع کہا۔

اس ضمن میں حضور نے بھی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت جرمنی کی طرف سے مسلسل ایسے وفود جا رہے ہیں جو خالصتاً امدادی ہیں عام شہری ہیں کوئی عالم دین نہیں ہوتا۔ وہ وہاں امداد کرتے ہیں اور اس کا اللہ کے فضل سے اتنا اچھا اثر پڑا ہے کہ ایک علاقے کی حکومت کا پیغام ملا ہے کہ آپ کا کام نمونے کا کام ہے۔ آپ کے سب لوگ نظم و ضبط میں بھی نمونہ ہیں۔ پس آپ ہمارے سارے کام سنبھال لیں جو پیسہ ہے وہ جماعت احمدیہ خرچ کرے۔ چنانچہ تین ماہ کے لئے انہوں نے معاہدہ کیا ہے جسے جماعت نے بڑی خوشی سے قبول کیا ہے۔ اگر تین ماہ کے بعد بھی ان کی خواہش ہو گی تو جماعت وہ فرض ادا کرے گی۔

☆......البانیہ کے اسلامی یونین میں شامل ہونے کی بناء پر حالیہ جنگ میں اسلامی یونین کے کردار کے متعلق ایک استفسار کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ البانیہ نے اسلامی یونین میں شامل ہو کر اپنی طرف سے اچھا قدم اٹھایا ہے لیکن ان کو کیا فائدہ ہوا ہے' کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ یورپ کو البانیہ کی مدد اس پس و پیش میں ڈالتی ہے کہ کہیں البانیہ پر بنیاد پرستوں کا قبضہ نہ ہو جائے۔ اس لئے البانیہ کا یہ قدم بظاہر ان کے لئے فائدہ مند ہے لیکن عملاً اگر غور سے دیکھا جائے تو ان کے لئے نقصان دہ ہے۔ حضور نے فرمایا لیکن شکر کا پہلو یہ ہے کہ اسلامی یونین نے وہ رسپانس نہیں دکھایا جو انہیں دکھانا چاہئے تھا۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ یورپ کا یہ تاثر ہو کہ خالی یہ منہ کی باتیں ہیں اور عملاً اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا بلکہ جیسا یہ لوگ پہلے ہمارے ہاتھ میں تھے اسی طرح اب بھی رہیں گے۔

☆....ان لوگوں کے بارہ میں آپ کی ذاتی رائے کیا ہے جو نومولود بچوں کو مار کے ان کو جلا دیتے ہیں؟

اس سے متعلق حضور نے فرمایا کہ وہ اپنے لئے جہنم تیار کرتے ہیں۔ نومولود بچوں کو جلانا یا بڑوں کو جلانا نتیجہ کے لحاظ سے ایک ہی بات ہے۔ نومولود کو جلانا زیادہ سخت ظلم دکھائی دیتا ہے کیونکہ وہ بیچارہ اپنا دفاع نہیں کر سکتا۔ نومولود کو مار کر جلانا یا بڑوں کو مار کر جلانا اتنا بڑا جرم ہے کہ وہ اپنے لئے جہنم تیار کرتے ہیں۔

☆... ایک سوال یہ کیا گیا کہ جنگ کی وجہ سے کوسووا کے البانین ایک لمبے عرصے تک عبادت نہیں کر سکے کیا اب بھی اللہ ہماری مدد کرے گا؟

حضور نے فرمایا کہ جنگ کی وجہ سے عبادت نہ کر سکنے کی بات غلط ہے۔ اگر وہ پہلے ہی سے عبادت کرتے تو مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے جنگ کے حالات بدل سکتا تھا۔ نام کی عبادت اور چیز ہے اور سچ مچ کی خدا کی عبادت کرنا اور بات ہے اور خدا تعالیٰ ہرگز یہ اجازت نہیں دیتا کہ کوئی اس کی سچی عبادت کرنے والوں کو ہلاک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر سکے۔ اس کی مثال جنگ بدر کی دیتا ہوں۔ باوجودیکہ مسلمان تھوڑے تھے آنحضرت ﷺ کی ایک دعا کے نتیجہ میں حالات بدل گئے۔ وہ دعا کیا تھی کہ اے اللہ! اگر تو نے مسلمانوں کو جنہیں میں نے عبادت کے گر سکھائے ہیں ان کو اگر تو آج ہلاک ہونے دے تو پھر دنیا میں تیری کبھی عبادت نہیں کی جائے گی۔ یہ اتنی سچی اور گہری دعا تھی کہ خدا نے اپنی ساری قدرت کو استعمال کیا اور ساری کائنات کی ہر چیز کو مسلمانوں کے حق میں کر دیا۔

حضور نے فرمایا کہ کسووا اور البانیہ کے حالات میں مسلمانوں نے عملاً عبادت کھو دی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ جنگ کے دنوں میں تو عبادت اور بھی فرض ہو جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے عین جنگ کے دنوں میں عبادت کی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ ان سب باتوں کو سمجھ کر البانین اور کسوون مسلمان اپنے لئے نئی راہیں تراشیں گے جو ان کو خدا کی طرف لے جا سکیں۔

☆.... ایک سوال یہ کیا گیا کہ ہم نے کسووا میں اپنے مولویوں سے یہ بات سنی ہے اور اسلامی لٹریچر میں یہ بات پڑھی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ پھر جماعت احمدیہ نے کیسے اپنے لئے نبی بنایا ہے؟

☆... ایک صاحب نے تحریری طور پر جماعت احمدیہ کے امام یعنی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی جرمنی میں آمد پر خوش آمدید کہا اور کوسووا کے مظلومین کی امداد کرنے پر شکریہ ادا کیا تھا جس پر حضور انور نے فرمایا' جزاک اللہ۔ یہ آپ کے اعلیٰ اخلاق کا اظہار ہے لیکن جو مدد خدا کی خاطر کی جائے اس کی جزا اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور جو خدمت کرتا ہے وہ شکریہ کی خواہش نہیں رکھتا بلکہ شکریہ ادا کرنے پر شرمندگی محسوس کرتا ہے کہ جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی وہ نہیں کر سکا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

لا نرید منکم جزاءً ولا شکورا۔

☆.... ایک البانین مہمان نے کہا کہ ہم کسووا کے البانین اپنے وطن کی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں۔ ہم اپنے مسائل کو حل کرنے میں اتنے منہمک رہے کہ ہم حقیقی رنگ میں عبادت نہیں کر سکے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جن مسائل کے حل کی خاطر آپ نے عبادت سے منہ موڑا ہے ان مسائل کے حل کے لئے پہلے سے زیادہ عبادت کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے تو عین جنگ لڑتے ہوئے عبادت کی ہے۔ آپ لوگوں کے لئے نمازیں پڑھنے کی راہ میں کوئی روک نہیں۔ نمازیں پہلے سے زیادہ پڑھنی چاہئیں کیونکہ نماز کے ذریعہ اللہ سے مدد مانگیں تو خدا سے زیادہ مدد نصیب ہوگی۔ آپ اگر واقعۃً اپنے مقصد سے ہمدردی رکھتے ہیں تو اپنے ماحول اور زیر اثر لوگوں کو عبادت کی طرف بلائیں۔

حضور نے فرمایا کہ یہ جو دعویٰ ہے کہ مشکل کے وقت عبادت کا وقت نہیں ملتا اصل معاملہ اس کے بالکل الٹ ہے۔ مشکل کے وقت ہی تو انسان کا دماغ عبادت کی طرف جایا کرتا ہے۔ یہ انسانی نفسیات کا گہرا گر ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں توجہ دلاتا ہے کہ جب کشتی سمندر میں ہو اور طوفان گھیر لے تو اس وقت مشرک دہریہ بھی اللہ کو پکارتا ہے۔ اور جب وہ خدا کو بلاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں بچا بھی لیتا ہے لیکن جانتا ہے کہ جب طوفان ہٹ جائیں گے تو پھر یہ خدا کو بھول جائیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے یہ ڈر ہے کہ اب جو خدا یاد آیا ہے تو اسے بعد میں بھول نہ جائیں۔ جو خدا اب یاد آیا ہے اسے مضبوطی سے پکڑلیں اور کبھی نہ بھولیں۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ کیا کوئی ایسی اسلامی حکومت دنیا میں موجود ہے جہاں عملاً قرآن کریم کی تعلیمات اختیار کی جاتی ہیں۔ اگر اس کا جواب اثبات میں ہے تو وہ کونسی حکومت ہے؟

کیا یہ ممکن ہے کہ جو کسوون گھر سے بے گھر ہوئے ہیں واپس اپنے گھروں میں جائیں اور کیا وہ دوبارہ امن کے ساتھ رہ سکیں گے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ ممکن ہی نہیں بلکہ ضرور ایسا ہوگا۔ ان کو ضرور واپس لوٹنا ہے انشاء اللہ۔ مگر وہ نمونہ اختیار کریں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں نے مکہ سے ہجرت کے نتیجہ میں اختیار کیا تھا اس کے نتیجہ میں اللہ نے وعدہ کیا تھا کہ میں ضرور تجھے مکہ میں واپس لاؤں گا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت موجود ہے اگر آپ کو واقعی وطن سے محبت ہے اور واقعی واپس جانا چاہتے ہیں تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمونہ قائم کر دیا ہے۔ اپنا منہ کسووا کی طرف رکھیں کہ اے خدا ہمیں کسووا کی طرف واپس لے جا۔ عبادت اور دعائیں کرتے رہیں۔ مجھے امید ہے کہ خدا ضرور لے جائے گا۔ اگر یہ نہ بھی کریں تو مجھے یقین ہے کہ آپ واپس تو جائیں گے مگر وہ واپسی بے معنی ہوگی۔ اگر امریکہ یا یورپ رہ کر ان کی غیر اسلامی اقدار اپنالیں تو پھر خواہ وہاں رہیں یا واپس جائیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

☆ کیوں اسلامی ممالک نے ہمیں ریفیوجی کی حیثیت سے قبول نہیں کیا سوائے ترکی کے جبکہ وہ جانتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں؟

حضور ایدہ اللہ نے اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ یہ تو بڑے افسوس کی بات ہے اور اس کا جواب میں پہلے دے چکا ہوں کہ آپ نے تو اسلام کی خاطر اسلامی یونین سے اتحاد کیا مگر آپ کی خاطر وہ اقدام نہیں کر رہے اسلامی ممالک کو چاہئے تھا کہ اگر وہ کھلے دل سے آپ کا استقبال کرتے تو ایسا کرنے سے آپ کو غیر ملکوں میں جانے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ ان کے پاس روپیہ ہے' وسائل ہیں مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

حضور نے فرمایا کہ اس سوال کرنے والے کو غلط فہمی ہے کہ ترکی نے بطور مسلمان ملک کے آپ کو قبول کیا ہے۔ یہ درست نہیں۔ ترکی یورپ کا حصہ ہے اور نیٹو کا ممبر ہے اور اس نے نیٹو کے ممبر کی حیثیت سے آپ کو قبول کیا ہے۔ اور ترکی میں تو حال یہ ہے کہ اسلام کے نام پر وہاں لڑکیوں کو سر پر دوپٹہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔

اس کے بعد تحریری سوالات چونکہ ختم ہو چکے تھے اور مقررہ وقت سے بھی زائد وقت ہو چکا تھا مگر حضور انور کو جب ڈاکٹر محمد ذکریا خان صاحب نے بتایا کہ سوالات ختم ہو چکے ہیں تو حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر ہال خالی کر کے فوراً نہیں دینا تو آپ مزید سوالات کر سکتے ہیں۔ حاضرین کی دلچسپی کے ساتھ ساتھ حضور انور بھی اس مجلس سے محظوظ ہوتے رہے تھے لہٰذا حضور کی دعوت پر ایک صاحب نے سوال کیا۔

انہوں نے کہا کہ انہیں کچھ عرصہ ترکی میں رہنے کا موقع ملا ہے۔ وہاں پر ایک جگہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے دیکھے ہیں جن کو دیکھ کر لوگ شکرانے کے طور پر نوافل پڑھتے ہیں یہ کہاں تک درست ہے؟

حضور نے فرمایا کہ جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس یا بالوں یا جوتی کا تعلق ہے اس میں شک نہیں کہ سب سے بڑا خزانہ ترکی میں ہے مگر سوال یہ ہے کہ وہ اصل ہے بھی یا نہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کشمیر میں ایک علاقہ ہے جسے حضرت بل شریف کہتے ہیں جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کی لوگ حفاظت کرتے ہیں اور اس کی حفاظت کی خاطر مسلمانوں نے ہندو فوجوں کے حملہ کے مقابلہ میں قربانیاں بھی دی ہیں مگر وہ بال موٹا ہے اور جیسا کہ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال ریشم کی طرح نرم تھے۔ حضور نے فرمایا کہ لیکن جو مسلمان اخلاص کے ساتھ اس بات پر شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول کے لباس اور بال وغیرہ کی زیارت کی انہیں توفیق ملی ہے تو ان کے اس اخلاص کی اللہ انہیں ضرور جزا دے گا۔

حضور ایدہ اللہ کی نہایت محبت بھری نصائح اور دلنشین انداز بیان اور آپ کی بابرکت صحبت کا تمام حاضرین پر ایک گہرا اثر تھا۔ آپ کی نظریں ان مظلوم مہاجرین کسوون البانین پر دعائیں بن کر پڑ رہی تھیں اور ایک عجیب قسم کی سکینت دلوں پر اترتی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔ آپ زیادہ سے زیادہ وقت ان میں گزارنا چاہتے تھے۔ جب تمام سوالات ختم ہو گئے تو حضور نے فرمایا کہ اگرچہ پروگرام میں تو یہ شامل نہیں مگر میری درخواست ہے کہ دعا کریں۔ دعا کی طرف میں نے آپ کو توجہ دلائی ہے۔ آپ کے حالات درست ہونے کے لئے میرے دل میں بڑا درد ہے۔ میں آپ کے لئے بہت دعائیں کرتا ہوں۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر پر سوز اجتماعی دعا کروائی۔ پھر حالیہ دورہ جرمنی کی اس آخری مجلس سوال و جواب کے اختتام پر تمام حاضرین کو خدا حافظ اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر بیت نور فرینکفورٹ تشریف لے گئے جہاں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

23- مئی 1999ء بروز اتوار

لجنہ اماء اللہ سے اختتامی خطاب

آج صبح ساڑھے گیارہ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ اماء اللہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کے مقام پر تشریف لے گئے اور انہیں خطاب فرمایا جس میں حضور نے سورۃ فاتحہ کی اہمیت و برکات اور اس کی پر معارف تشریح بیان کرتے ہوئے اس سے کماحقہ استفادہ کرنے کی تاکید فرمائی۔ اس ضمن میں حضور نے احادیث نبویہ اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات سے بعض اقتباسات بھی پیش فرمائے جن سے اس مضمون کی اہمیت مترشح ہوتی ہے۔ اس مختصر خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس بیت نور فرینکفورٹ تشریف لائے جہاں ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے شام سے 9 بجے تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض احباب کو ملاقات کا شرف بخشا۔ چنانچہ اس موقعہ پر 55 فیمیلز کے 234 مرد و زن اور بچے اپنے پیارے آقا کی بابرکت صحبت سے فیض یاب ہوئے اور حضور انور کی دعاؤں سے حصہ پایا۔ ملاقاتوں کے اس دورانیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے مکرم ماسٹر مقصود احمد صاحب (نائب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی) کے ہاں تشریف لے جا کر ان کے گھر کو رونق اور برکت بخشی۔ واضح رہے کہ حضور انور نے موصوف کی دختر کے نکاح کا اعلان ناصر باغ میں 20- مئی کو کیا تھا اس سلسلہ میں محترم ماسٹر صاحب موصوف اور ان کی اہلیہ نے اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست کی تھی جسے حضور پر نور نے ازراہ شفقت قبول فرمایا اور اہل خانہ کو اس خوش قسمتی سے حصہ پانے کا اعزاز حاصل ہوا۔

24- مئی 1999ء بروز سوموار

انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ دورہ جرمنی کے آخری روز بھی اپنے احباب کو ملاقات کا شرف بخشا۔ چنانچہ آج صبح 9 بجے سے ایک بجے دوپہر تک 55 خاندانوں کے 250 احباب و خواتین اور بچوں نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

اس کے بعد مختلف شعبہ جات میں خدمات سر انجام دینے والے خصوصاً حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ میں خدمات بجالانے والے کارکنان کے ساتھ فوٹوگرافی کا پروگرام تھا۔ چنانچہ پیارے آقا نے اپنے خدام کو یہ شرف بخشا اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی سے قبل بیت نور میں تشریف لا کر ان کو اپنے ساتھ تصاویر بنوانے کا اعزاز بخشا۔

بیت نور سے روانگی'

اختتام دورہ

مندرجہ بالا مصروفیات حضور انور ایدہ اللہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم طاہر احمد نسیم صاحب

وسعت کائنات اور مریخ

یہ کائنات اتنی وسیع ہے کہ اس کے بارے میں تصور سے ہی سر چکرا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور وسیع قدرتوں کی ایک ہلکی سی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ ہلکی جھلک انسان کی اپنی محدود اور بے بس عقل کی وجہ سے وگرنہ جس ہستی نے ایک کُن فیکون سے ایسا عظیم الشان کارخانہ قدرت تخلیق کر دیا ہے جس کی وسعت کے ادراک کے لئے انسان کے پاس عقل و سوچ ہی نہیں ہے۔ یہاں تک کہ انسان کا اونچے سے اونچا تصور بھی انتہائی پست اور محدود ہو کر رہ جاتا ہے اور الفاظ اس وسعت کو بیان کر ہی نہیں سکتے۔ وہ ہستی خود کتنی عظمتوں اور قدرتوں کی مالک ہو گی۔ اس وسعت کو بیان کرنے کے لئے الفاظ کا سہارا لینے کی بجائے۔ کیونکہ الفاظ تو مجھے مل ہی نہیں رہے۔ میں ہندسوں کی مدد سے کچھ تقابلی جائزہ پیش کرتا ہوں کہ اس طرح شاید آپ کچھ اندازہ کر سکیں۔

کائنات کی وسعت

یہ زمین جس پر ہم رہتے ہیں کتنی وسیع و عریض ہے! بڑے بڑے سمندر' پہاڑ' ہزاروں میل لمبے دریا' براعظم' سینکڑوں ممالک اور نہ جانے کیا کیا۔ اس کی سیر کو نکلیں تو فاصلوں اور انسانوں کی بھیڑ کے ازدحام میں کھو کر رہ جائیں۔ کسی ایک سمندر میں اتر جائیں تو ہزاروں میل فاصلہ طے کر لیں اور سمندر ختم ہونے میں ہی نہ آئے۔ خشکی پر سفر کریں تو ایک ایک ملک کا رقبہ طے ہونے میں نہ آئے۔ غرضیکہ نہ ختم ہونے والی وسعت۔ لیکن یہ زمین سورج کے گرد گھومنے والے 9 عدد ننھے منے طفیلی سیاروں میں سے ایک ہے۔ اور وہ بھی نسبتاً چھوٹے سیاروں میں سے ایک۔ جس سورج کے گرد یہ سیارے گھوم رہے ہیں اس میں ہماری ایسی ان گنت دنیائیں سما جائیں اور پھر بھی جگہ بچ رہے۔ اس کائنات کا ایک نہ تبدیل ہونے والا قانون قدرت یہ ہے کہ ہر چھوٹی چیز اپنے سے بڑی چیز کے گرد گھوم رہی ہے۔ جس طرح چاند زمین کے گرد گھوم رہا ہے اسی طرح زمین چاند کو ساتھ لے کر مع آٹھ اور سیاروں کے سورج کے گرد گھوم رہی ہے۔ اور ہمارا یہ سورج مع اپنے ان نو عدد سیاروں اور ان کے گرد گردش کرنے والے چاند کی طرح کے چالیس عدد سیارچوں کے اپنے سے بڑے کسی سورج کے گرد گھوم رہا ہے۔ اور وہ بڑا سورج مع ہمارے سورج اور اس کی تمام فیملی کے اور اسی قسم کی اور کتنی ہی سورجوں کی فیملیوں کے۔ اپنے سے بڑے کسی سورج کے گرد گھوم رہا ہے اور ہر بڑا سورج اتنا بڑا ہے کہ اس میں اس کے گرد گھومنے والے سورجوں جیسے لاکھوں سورج سما جائیں۔ اور یہ بڑے سورجوں کا اپنے سے چھوٹے سورجوں کو مع ان کی فیملیوں کے ساتھ لے کر آگے اپنے سے کسی بڑے سورج کے گرد گردش کرنا ایک ایسا ان گنت اور لامتناہی سلسلہ ہے جس کا کوئی آخر نہیں ہے۔ اور اتنی وسیع و عریض کائنات اپنی وسعت میں ایک جگہ مکمل ہو کر ٹھہری نہیں ہوئی بلکہ روزانہ مزید سے مزید پھیلتی اور وسعت اختیار کرتی چلی جا رہی ہے۔ بے شمار سورجوں کا اپنے سے بڑے سورجوں کے گرد گھومنا ایک کہکشاں کو جنم دیتا ہے۔ اور روزانہ نئی سے نئی مزید کہکشائیں بنتی چلی جا رہی ہیں۔ گویا خالق حقیقی کی عظیم الشان قدرت یہ بھی ہے کہ ایسی وسیع و عریض کائنات کے تصور بھی جس کا احاطہ نہیں کر سکتا ایسے طور سے بنائی ہے کہ وہ ہر روز پھیلتی اور بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور اس کا کوئی اختتام نہیں۔ اس کائنات میں گنتی کے لحاظ سے ہمارے سورج جیسے اور اس سے لاکھوں گنا بڑے سورجوں کی تعداد اتنی ہے جتنی تمام دنیا کے سمندروں کے ساحلوں پر پڑی ریت کے ذرات کی تعداد! اور جس آسمان کے اندر اتنے بڑے اور اتنی لامحدود تعداد کے یہ سورج اور ان کے تمام سیارے واقع ہیں اس کی وسعت کا اندازہ اس سے لگایئے کہ ایک سورج اور دوسرے سورج کے درمیان کروڑوں میل کا فاصلہ ہے اور ہر سورج مع اپنے سیاروں کے خاندان کے آسمان کی وسعتوں میں یوں محو سفر ہے جیسے ایک ہزاروں میل کے وسیع و عریض سمندر میں کوئی جہاز اکیلا اور یکہ و تنہا سفر کر رہا ہو۔ یہ وسیع و عریض زمین جس پر ہم رہتے ہیں اس کی حیثیت کائنات میں کچھ یوں ہے جیسے تمام زمین کی ریت میں سے ایک ذرے کا کچھ حصہ!

خلا کی کیفیت

ہماری زمین کے اوپر کچھ میل تک ہوا کی تہہ پائی جاتی ہے جس میں ہم سانس لے سکتے ہیں۔ کوہ ہمالیہ کی بلند ترین چوٹی ایورسٹ کوئی چھ میل اونچی ہے۔ وہاں پہنچنے کے لئے ہمیں آکسیجن ساتھ لیجانی پڑتی ہے کیونکہ وہاں ہوا اتنی لطیف ہو جاتی ہے کہ اس میں سانس لینا اور زندہ رہنا ممکن نہیں ہے۔ تو اس طرح کچھ میل اونچائی تک ہوا موجود ہے جس کو زمین کی فضا کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد خلا شروع ہو جاتا ہے جہاں ہوا بھی نہیں ہے اور زمین کی کشش ثقل بھی کم ہوتے ہوتے 100 میل کی اونچائی تک بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ زمین پر روشنی اور حرارت سورج سے آتی ہے۔ کچھ میل اوپر جا کر جہاں روشنی اور حرارت زمین سے منعکس ہونی بند ہو جاتی ہے گھپ اندھیرا اور سخت سردی شروع ہو جاتی ہے۔ تو اس طرح اتنی وسیع و عریض کائنات جس کا کچھ اندازہ اوپر پیش کیا گیا ہے گھپ اندھیرے اور شدید سردی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ایسی شدید سردی کہ زمین پر اس کا اندازہ بھی نہیں ہو سکتا۔ صفر درجہ سنٹی گریڈ پر پانی جم کر برف بن جاتا ہے۔ خلا میں درجہ حرارت صفر سے ہزاروں ڈگری نیچے ہوتا ہے۔ یعنی وہاں ہر چیز جم جائے لہٰذا وہاں زندگی کا کسی قسم کا کوئی امکان نہیں ہے۔ دوسری طرف اس کے برعکس صورت حال یوں ہے کہ سورج انتہائی شدید حرارت کا ایک ایسا گولہ ہے جس کا تصور بھی زمین پر ممکن نہیں۔ 100 درجہ سنٹی گریڈ پر پانی ابلنے لگتا ہے۔ سٹیل ملز کے اس یونٹ میں جہاں لوہا پگھلا ہوتا ہے وہاں درجہ حرارت کچھ سو ڈگری ہوتا ہے۔ سورج کا درجہ حرارت اس قدر شدید ہے کہ زمین کے اس سے نو کروڑ میل دور ہونے کے باوجود گرمیوں میں گرمی ناقابل برداشت ہو جاتی ہے۔ یہ گرمی سورج سے آنے والی حرارت یعنی دھوپ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ تو شدید سرد اور مکمل تاریک خلا میں حرارت اور روشنی کا ذریعہ سورج ہے۔ لیکن سورج خود اس قدر شدید گرم ہے کہ اس کے قریب ہر چیز جل کر راکھ ہو جائے۔ خلا کی شدید سردی اور سورج کی شدید گرمی کے درمیان میں ایک تنگ سی پٹی ہے جہاں یہ سردی اور گرمی ملتے ہیں جہاں درجہ حرارت قابل برداشت ہو سکتا ہے۔ یعنی سورج سے نو کروڑ تیس لاکھ اوسط میل کے فاصلہ پر۔ خدا تعالیٰ کی قدرت اور نشان ملاحظہ ہو کہ ہماری زمین عین اس تنگ پٹی کے اندر واقع ہے اور پھر یہ کہ اس قابل برداشت پٹی میں یہ سورج کے گرد گولائی میں نہیں بلکہ بیضوی مدار میں گردش کر رہی ہے اس طرح اس کا فاصلہ کبھی کم ہو کر تقریباً آٹھ کروڑ میل ہو جاتا ہے اور کبھی زیادہ ہو کر تقریباً ساڑھے دس کروڑ میل اور پھر یہ بھی کہ سورج کے بالمقابل زمین 90 درجے پر سیدھی واقع نہیں ہے بلکہ تقریباً 25 درجے کا زاویہ بنا کر اپنے محور پر واقع ہے جس کی وجہ سے گردش کے دوران موسم بدلتے رہتے ہیں۔

سیاروں کا محل وقوع

ہماری زمین سورج کے گرد گردش کرنے والے 9 سیاروں میں سے سورج کی طرف سے تیسرا سیارہ ہے ان سیاروں کی ترتیب یوں ہے۔ سورج کے قریب ترین سیارہ (1) عطارد Mercury پھر (2) زہرہ Venus (3) زمین Earth (4) مریخ Mars (5) مشتری Jupiter (6) زحل Saturn (7) یورینس Uranus (8) نیپچون Neptune (9) پلوٹو Pluto جو سیارے زمین کی نسبت سورج سے قریب تر ہیں وہاں درجہ حرارت اتنا زیادہ ہے کہ ہر چیز جل کر خاکستر ہو جائے لہٰذا وہاں زندگی ممکن نہیں ہے۔ باقی جو سیارے زمین کی نسبت سورج سے دور تر ہیں وہاں اتنی سردی ہے کہ ہر چیز جم جائے لہٰذا وہاں بھی زندگی ممکن نہیں ہے۔ صرف زمین پر درجہ حرارت ایسا ہے کہ یہاں زندگی کی نشوونما ہو سکتی ہے۔ حتیٰ کہ زمین کا سیارچہ چاند بھی سورج سے اتنے فاصلہ پر رہ کر زمین کے گرد گھومتا ہے کہ وہاں بھی زندگی ممکن نہیں ہے۔

مریخ کا محل وقوع

مریخ سورج کی طرف سے چوتھا سیارہ ہے اور اس کا اوسط فاصلہ سورج سے چودہ کروڑ سترہ لاکھ میل ہے جو بیضوی گردش کی وجہ سے کبھی زیادہ ہو کر 15 کروڑ 49 لاکھ میل اور کبھی کم ہو کر 12 کروڑ 85 لاکھ میل ہو جاتا ہے۔ مریخ زمین سے ان دونوں کی گردش کے دوران قریب سے قریب چار کروڑ ستر لاکھ میل کے فاصلہ پر آتا ہے۔ زہرہ سیارہ Venus مریخ کی نسبت زمین کے کچھ قریب تر آ جاتا ہے لیکن سورج کے قریب ہونے کی وجہ سے وہاں درجہ حرارت اتنا زیادہ ہے کہ زمین سے کسی خلائی جہاز کا وہاں بھیجنا ممکن نہیں ہے۔ اس لحاظ سے چاند کے بعد مریخ ہی قریب ترین دوسرا سیارہ ہے جہاں تک انسان پہنچنے اور تحقیق کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ چنانچہ امریکہ اور روس کے متعدد خلائی جہاز مریخ پر اتر چکے ہیں۔ چاند زمین سے صرف سوا دو اور ڈھائی لاکھ میل دور ہے اور وہاں پہنچ کر واپس آنے میں راکٹ کو پورے چھ دن لگ جاتے ہیں تو مریخ پر پہنچنے اور واپس آنے میں تو سالوں درکار ہیں اور اتنے لمبے عرصے کے لئے خلابازوں کے لئے ہوا' پانی اور خوراک کا انتظام خلائی جہاز میں ممکن نہیں ہے اور نہ ہی کوئی انسان اتنا لمبا عرصہ خلائی سفر کی کیفیت میں رہ سکتا ہے اس لئے جتنی پروازیں بھی مریخ پر بھیجی گئی ہیں ان میں انسان نہیں تھا بلکہ خودکار نظام کے تحت زمین پر وہاں سے تصاویر اور معلومات بھیجی جاتی تھیں۔

مریخ کی خصوصیات

زمین اپنے محور کے گرد گردش 23 گھنٹے 56 منٹ میں مکمل کرتی ہے۔ اس کے بالمقابل مریخ محوری گردش 24 گھنٹے 37 منٹ میں مکمل کرتا ہے۔ مریخ کی سطح زمین اور شکل وصورت زمین سے کافی حد تک ملتی جلتی ہے۔ لیکن درجہ حرارت منفی 124 تا منفی 31 ہے۔ اس شدید سردی میں زندگی ممکن نہیں۔ کسی زمانے میں مریخ پر پانی کے بڑے بڑے ذخائر تھے جو اب معدوم ہو چکے ہیں۔ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ پانی زیر زمین اور قطبین پر برف کی صورت میں موجود ہو سکتا ہے۔ مریخ کے اوپر فضا موجود ہے جو کسی حد تک آکسیجن اور دیگر گیسوں پر مشتمل ہے لیکن مائع حالت میں پانی نہ ہونے اور آکسیجن کی کمی کی وجہ سے مریخ پر کسی قسم کی زندگی کی علامات نہیں دیکھی گئیں۔ مریخ کی سطح تین حصوں پر مشتمل ہے۔ (1) سرخی مائل روشن علاقہ (2) گہرے رنگ والا علاقہ (3) قطبین پر سفید رنگ کے علاقے۔ چاند پر تو بڑے بڑے گڑھے لاتعداد ہیں۔ مریخ پر بھی شہاب ثاقب اور آتش فشاں پہاڑوں کی وجہ سے بنے ہوئے گڑھے موجود ہیں لیکن زیادہ کثرت زمین کے پھٹنے اور دراڑیں اور کھائیاں سی بننے کی ہے جس طرح خشک دریا کی تہ میں چکنی مٹی کے پھٹنے سے بن جاتی ہیں۔ مریخ پر موجودہ سب سے اونچے آتش فشاں پہاڑ کی اونچائی زمین کے ماؤنٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایورسٹ کی اونچائی سے دوگنا ہے! اس آتش فشاں پہاڑ کے قریب ہی زمین کے پھٹنے کی بہت گہری اور چوڑی دراڑ موجود ہے۔ مریخ کی مٹی عموماً سرخی مائل بھورے رنگ کی ہے جو پورے مریخ کے دو تہائی حصہ کو گھیرے ہوئے ہے۔ یہ وہ خشک صحرائی علاقے ہیں جو مٹی اور چٹانوں سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ ایک تہائی حصہ سبزی مائل بھورے اور نیلگوں بھورے رنگ کا ہے جس کے بارے میں خیال ہے کہ وہاں پانی موجود تھا گو اب پانی نہیں ہے۔ مریخ کے گہری رنگت والے علاقے رنگ تبدیل کرتے رہتے ہیں موسم خزاں اور سرما میں رنگ ہلکا ہو جاتا ہے جبکہ بہار اور گرمی میں رنگ گہرا ہو جاتا ہے۔ اغلب خیال ہے کہ ایسا مریخ پر چلنے والی شدید آندھیوں اور مٹی اڑنے سے ہوتا ہے۔ اسی طرح مریخ کے قطبین پر سفید رنگ کی ٹوپیاں سی دکھائی دیتی ہیں جس موسم میں یہ قطبی حصہ سورج کی طرف جھکا ہوتا ہے یہ سفید ٹوپی سکڑ کر چھوٹی ہو جاتی ہے جب یہ حصہ سورج سے پرے ہوتا ہے تو ٹوپی بڑی ہو جاتی ہے۔ سائنسدانوں کا خیال ہے یہ قطبین پر جمی ہوئی برف ہے جو سورج کی گرمی سے پگھل کر کم ہو جاتی ہے اور پانی فضا میں اڑ جاتا ہے۔ جس طرح زمین کا سیارچہ چاند اس کے گرد گردش کرتا ہے اسی طرح مریخ کے دو چاند اس کے گرد گھومتے ہیں ایک دوسرے سے نسبتاً بڑا ہے۔ مشتری سیارے کے گرد ایسے سولہ سیارچے گردش کرتے ہیں۔ مریخ کے گرد زمین کی طرح کی فضا موجود ہے لیکن بہت کم اور ہلکے ہلکے دباؤ والی۔ اس میں کاربن ڈائی آکسائیڈ' نائٹروجن اور چند دوسری گیسوں کی ہلکی مقدار کے علاوہ خفیف مقدار میں آبی بخارات بھی موجود ہیں۔ اس وجہ سے مریخ کی فضا کا دباؤ زمین کی فضا کے دباؤ کا صرف سوواں حصہ ہے۔ مریخ کی فضا میں تین قسم کے بادل دکھائی دیتے ہیں۔ سرخی مائل مٹی کے بادل جو وسیع و عریض علاقے پر پھیلے ہوتے ہیں۔ نیلگوں رنگ کے بادل جو برف کے گالوں سے بنے ہیں اور آبی بخارات کے سفید گھنے بادل' مریخ چونکہ سورج کے گرد اپنی گردش زمین سے دوگنا وقت میں مکمل کرتا ہے اس لئے اس کے موسم بھی زمین کے موسموں کی نسبت دوگنا لمبے ہوتے ہیں۔ زمین کی نسبت سورج سے دور ہونے کی وجہ سے یہاں شدید سردی ہوتی ہے۔ اور درجہ حرارت منفی 124 سے منفی 31 تک رہتا ہے۔ مریخ کے گرد جو دو سیارچے گردش کرتے ہیں ان میں سے قریب تر نسبتاً بڑا سیارچہ 5800 میل کے فاصلہ پر ہے اس کا قطر صرف 14 میل ہے اور ساڑھے سات گھنٹے میں یہ مریخ کے گرد چکر مکمل کرلیتا ہے۔ چھوٹا سیارچہ مریخ سے 14600 میل ہے اور یہ 30 گھنٹے میں اپنی گردش مکمل کرتا ہے۔ اس کا قطر صرف 6 میل ہے۔ امریکی خلائی جہاز Mariner-IV 1965ء میں مریخ کے 6118 میل نزدیک پہنچا اور تصاویر لیں۔ پھر Mariner-VII 1969ء میں دو ہزار میل کے فاصلہ تک پہنچا اور پھر 1971 اور 1972ء میں Mariner-IX نے صرف ایک ہزار میل کے فاصلے پر مریخ کے گرد گردش کی اور اس کی تصاویر اتاریں۔ روسی خلائی جہاز Mars3 1971ء میں مریخ کے مدار میں پہنچا اور ایک چھوٹا خلائی جہاز مریخ کی سطح پر اتار دیا۔ لیکن افسوس وہ صرف 20 سیکنڈ کے بعد ہی ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا۔ بعد ازاں 20 جولائی 1971ء اور 3۔ ستمبر 1971 کو Viking امریکی خلائی جہاز مریخ پر پہنچے اور قریب سے بڑی بڑی تصاویر لیں اور مریخ کی مٹی اور درجہ حرارت کا مطالعہ کیا۔ لیکن ان تمام کاوشوں کے باوجود سائنسدان ابھی تک کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکے کہ مریخ پر زندگی موجود ہے یا نہیں۔ شاید کبھی انسان بردار خلائی جہاز مریخ پر پہنچے تو حتمی فیصلہ ہو سکے۔

بقیہ صفحہ 4

تعالیٰ بنصرہ کے اس دورہ کی آخری مصروفیات تھیں۔ چونکہ آج حضور نے جرمنی سے لندن کے لئے واپسی کا سفر اختیار کرنا تھا لہٰذا کثیر تعداد میں احمدی احباب و خواتین جمع ہو گئے تاکہ اپنے پیارے امام کو الوداع کہنے اور ایک جھلک دیکھ کر قلب و روح کی پیاس بجھانے کے سامان کر سکیں مگر یہ پیاس تو مزید بھڑکتی ہے اور یہی اس کے زندہ رہنے کی علامت ہے کہ شوق دیدار بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔

پروگرام کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روانگی کے لئے بیت نور کے صحن میں جلوہ افروز ہوئے تو متعدد احباب جن کی تعداد ڈیڑھ صد سے متجاوز ہوگی اپنے پیارے اور محبوب آقا کو الوداع کہنے کی غرض سے جمع تھے۔ چنانچہ حضور پرنور نے ازراہ شفقت تمام مرد احباب کو شرف مصافحہ بخشا' بچوں کو پیار دیا' ان کے ساتھ دل لبھانے والی باتیں کیں اور دعا کروانے کے بعد عازم سفر انگلستان ہوئے۔

رات حضور ایدہ اللہ نے بیلجیم مشن ہاؤس میں قیام فرمایا اور اگلے روز بخیریت لندن میں ورود فرما ہوئے۔ الحمدللہ علیٰ ذلک۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 32257 میں فرید احمد ولد چوہدری شبیر احمد قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لقمان آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 98-3-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فرید احمد P-275 سنت سنگھ والد روڈ لقمان آباد فیصل آباد گواہ شد نمبر1 مرزا احمد یعقوب رسول نگر گلی نمبر6 مکان نمبر P/381 فیصل آباد گواہ شد نمبر2 محمد یوسف مکان نمبر652 گلی نمبر9 نگہبان پورہ ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر 32258 میں مولود احمد خالد ولد چوہدری مقبول احمد قوم آرائیں پیشہ تجارت عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ بٹالہ کالونی ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 99-2-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ موٹر سائیکل مالیت -/40000 روپے۔ 2۔ مکان مالیتی -/400000 رقبہ 4 مرلہ واقع محلہ محمد آباد فیصل آباد۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مولود احمد خالد حلقہ بٹالہ کالونی A-425 پیپلز کالونی نمبر2 فیصل آباد گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر بشیر احمد ولد چوہدری رحیم بخش A-501 پیپلز کالونی نمبر2 فیصل آباد گواہ شد نمبر2 محمد جمیل ولد محمد صدیق مکان نمبر769 محمد آباد فیصل آباد۔

مسل نمبر 32259 میں فرزانہ خالد زوجہ مولود احمد خالد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر..... بیعت پیدائشی احمدی ساکن بٹالہ کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 99-2-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے۔ 2۔ زیور طلائی وزنی 8 تولے مالیتی -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فرزانہ خالد حلقہ بٹالہ کالونی A-425 پیپلز کالونی نمبر2 فیصل آباد گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر بشیر احمد ولد رحیم بخش A-501 پیپلز کالونی نمبر2 فیصل آباد گواہ شد نمبر2 شیخ محمد جمیل ولد محمد صدیق مکان نمبر769 محمد آباد فیصل آباد۔

مسل نمبر 32260 میں محمد ظفر اقبال ولد حافظ امیر بخش صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جنوبی چھاؤنی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 98-11-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/8 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد ظفر اقبال 13/5 امیر جان روڈ جنوبی چھاؤنی لاہور گواہ شد نمبر1 شیخ آصف محمود ولد شیخ ظفر محمود وصیت نمبر30155 گواہ شد نمبر2 عباس احمد خان وصیت نمبر5001۔

مسل نمبر 32261 میں خواجہ ذیشان اختر ولد خواجہ اختر سعید قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 99-2-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ایک عدد موٹر سائیکل سیکنڈ ہینڈ مالیتی -/33000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خواجہ ذیشان اختر 58۔ نشتر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 رانا مبارک احمد صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن جماعت احمدیہ لاہور گواہ شد نمبر2 عبدالاعلیٰ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ) علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم محمد راشد نعمان صاحب حال مقیم بیلجیئم ابن مکرم محمد افضل نعمان صاح آڈیٹر انصاراللہ مقامی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ مسرت جہاں خالد صاحبہ بنت مکرم عبدالمجید خالد صاحب ریٹائرڈ وائس پریذیڈنٹ نیشنل بینک دارالرحمت وسطی ربوہ مورخہ 27۔ مئی 1999ء کو محترم مولانا منیرالدین احمد صاحب مربی بسلسلہ نے بیت النصرت ربوہ میں بعوض حق مہر مبلغ پچاس ہزار روپے بعد نماز عصر پڑھا۔

احباب کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ اور دینی و دنیاوی برکات سے نوازے۔

○ مکرم محمد انور نعمان صاحب حال مقیم بیلجیئم ابن مکرم محمد افضل نعمان صاحب آڈیٹر انصاراللہ مقامی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ بشریٰ نادیہ صاحبہ بنت مکرم محمد ادریس بٹ صاحب احمد نگر مورخہ 28۔ مئی 1999ء کو محترم مولانا منیرالدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے بیت المجیب احمد نگر میں بعوض حق مہر مبلغ۔/50000 روپے بعد نماز جمعہ پڑھا۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

○ مورخہ 18۔ جولائی 1999ء بروز اتوار بیت النصرت میں مکرم مولانا منیرالدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے عزیزہ فرحت جہاں خالد صاحبہ بنت مکرم عبدالمجید خالد بٹ صاحب آف ترگڑی ضلع گوجرانوالہ حال ربوہ ریٹائرڈ وائس پریذیڈنٹ نیشنل بنک ربوہ کا نکاح عزیز مکرم عمران احمد پاشا صاحب ولد نسیم احمد طاہر صاحب آف جرمنی کے ساتھ مبلغ۔/100000 ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت سے دونوں خاندانوں کے لئے اس رشتہ کے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ کا موجب بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مطالعہ کتب برائے خدام

○ خدام کے مطالعہ کے لئے ماہ اگست 99ء میں حضرت مسیح موعود کی کتاب "شہادۃ القرآن" مقرر کی گئی ہے۔ خدام کثرت سے اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ قائدین سے نگرانی کی درخواست ہے۔ (مہتمم تعلیم)

گمشدہ رسید بک

○ مجلس انصاراللہ اسلام آباد جنوبی کی رسید بک نمبر 2678 گم ہو گئی ہے۔ دوست مطلع رہیں۔ اس رسید بک پر کسی قسم کا کوئی چندہ ادا نہ کیا جائے۔ (قائد مجلس انصاراللہ۔ ربوہ)

ولادت

○ مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب استاد جامعہ احمدیہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جرمنی میں مقیم میری بیٹی عزیزہ امتہ الودود عائشہ اہلیہ عزیزم ندیم احمد صاحب ابن مکرم مہر نیاز احمد صاحب اعظم کو بیٹے کے بعد 3۔ جولائی 99ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جو خدا کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بیٹی کا نام ملیحہ احمد عطا فرمایا ہے۔

نومولودہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری اور محترم مولانا ملک غلام احمد صاحب ارشد کی پڑنواسی اور محترم مہر عاشق محمد صاحب سرگانہ کی پڑپوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولودہ کو سعادت مند' خادمہ دین' باعمر اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضرورت مرد اساتذہ

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں درج ذیل مضامین پڑھانے کے لئے مرد اساتذہ کی ضرورت ہے۔ امیدوار کا متعلقہ مضامین میں کم از کم ایم اے / ایم ایس سی سیکنڈ ڈویژن ہونا لازمی ہے۔

مضامین:۔ انگلش۔ 2۔ اردو۔ 3۔ فزکس۔ 4۔ کیمسٹری۔ 5۔ ریاضی

امیدوار اپنی درخواستیں بنام چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن ربوہ 5۔ اگست 1999ء تک زیر دستخطی کو بھجوادیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ محترم عبدالسمیع قمر صاحب ابن شیخ عبدالعزیز صاحب رفیق بانی سلسلہ احمدیہ مورخہ یکم جولائی 1999ء کو لمبی بیماری کے بعد انتقال کر گئے۔

مرحوم شیخ محمد محسن آف محمد محسن مولا بخش کے داماد اور محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج لاہور ہائی کورٹ کے بھانجے تھے۔ مرحوم کی اہلیہ ایک لمبے عرصہ تک لجنہ اماء اللہ فیصل آباد کی صدر رہی ہیں۔

یکم جولائی 1999ء کو بعد نماز عصر محترم چوہدری غلام دستگیر صاحب سابق امیر ضلع فیصل آباد نے نماز جنازہ بیت الفضل میں پڑھائی۔ اور احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی محترم چوہدری صاحب نے کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں۔ احباب سے مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

کویت کے ولی عہد کی ناراضگی

کویت کے ولی عہد شیخ سعد العبداللہ نے فلسطین کے صدر یاسر عرفات کا ہاتھ اس وقت جھٹک دیا جب وہ شاہ حسن کے جنازے کے موقع پر ہاتھ ملانے آگے بڑھے۔ تاہم کویت کے ولی عہد نے اسرائیل کے وزیراعظم سے ہاتھ ملالیا۔

اسامہ بن لادن خفیہ ٹھکانے پر

اپنے اوپر ہونے والے حملے کے خطرہ کے پیش نظر اسامہ بن لادن جلال آباد سے کسی خفیہ ٹھکانے پر منتقل ہو گئے ہیں۔ روانگی سے قبل انہوں نے طالبان سے امریکی حملے کی اطلاعات پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں سمیت روپوشی اختیار کرلی ہے۔

کارگل میں بھارت کا نقصان

بھارتی اخبار ہندوستان ٹائمز نے بتایا ہے کہ 65ء کی جنگ میں 3 ہزار بھارتی فوجی ہلاک ہوئے۔ 1971ء کی جنگ میں 4 ہزار اور کارگل کی جنگ میں اس سے زیادہ تعداد میں ہلاکتیں ہوئی ہیں۔ اصلی تعداد کو خفیہ رکھا جارہا ہے۔

امریکہ میں سخت گرمی

امریکہ کی تقریباً آدھی مشرقی ریاستیں آجکل سخت گرمی کی لپیٹ میں ہیں۔ بعض جگہ درجہ حرارت 38 درجے سنٹی گریڈ تک پہنچ گیا ہے۔ دو درجن افراد گرمی سے ہلاک ہو گئے ہیں۔ ان علاقوں میں عام طور پر درجہ حرارت 25 درجے تک رہتا ہے۔

نظربندی کیمپوں سے 192۔ فرار

ملائیشیا میں غیر قانونی طور پر آنے والے تارکین وطن کے نظر بندی کیمپوں سے 192۔ افراد فرار ہو گئے۔ فرار ہونے والوں میں پاکستانی' بھارتی' بنگلہ دیشی اور انڈونیشی قیدی شامل ہیں۔ کیمپ میں ایک ہزار 25 غیر قانونی تارکین وطن قید ہیں۔

امریکی اخبار کی تردید

بھارت نے امریکی ذرائع ابلاغ کی رپورٹوں کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ امریکی اخبار نے جھوٹ بولا۔ حملہ کیلئے نہیں۔ ہماری فوج تو دفاع کے لئے ہائی الرٹ تھی۔ بھارت نے ساری صورت حال میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا۔

ایتھوپیا اور صومالیہ میں لڑائی

ایتھوپیا اور صومالیہ میں مصالحت ناکام ہو گئی ہے۔ دونوں ملکوں میں پھر جنگ چھڑ گئی ہے جس سے 135۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ صومالیہ نے گولہ باری شروع کی تو ایتھوپیا کی فوجوں نے فضائیہ کی مدد سے بڑا حملہ کر دیا۔ صومالیہ کا ایک جاسوس پکڑا گیا جس کے قبضے سے حساس دستاویزات برآمد ہوئیں۔ ان دستاویزات کی بناء پر دونوں ملکوں میں پھر سے جنگ چھڑ گئی۔

چین اور امریکہ سے بھارتی تعلقات

بھارتی وزارت خارجہ نے چین اور امریکہ سے تعلقات بہتر بنانے کی مہم شروع کر دی ہے۔ بھارت جنوبی ایشیا کیلئے امریکی پالیسی میں تبدیلی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ بھارتی اخبار دی ہندو کے مطابق کارگل کے مسئلے پر پاکستان کی سفارتی شکست نے بھارت کو بین الاقوامی برادری میں اپنا اثر رسوخ بڑھانے کا موقع فراہم کر دیا ہے۔

امریکہ کا بھارت سے تعاون

امریکہ توانائی کے شعبہ میں بھارت سے تعاون کرے گا پاکستان میں نجی بجلی کمپنیوں کے حکومت کے ساتھ تنازعہ کے باعث امریکہ نے پاکستان کو نظرانداز کر دیا ہے۔

میکسیکو کا آتش فشاں پھٹ پڑا

میکسیکو کے مغربی ساحلی علاقے میں آتش فشاں پہاڑ پھٹنے سے جلتا ہوا لاوا ابل پڑا یہ لاوا پہاڑی کے دامن میں واقع بیسیوں دیہات کو تباہ و برباد کرتا ہوا آگے بڑھ رہا ہے۔ دھوئیں کے بادلوں نے کئی میل تک کے علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ چونکہ آتش فشاں کے دہانے سے کئی روز پہلے ہی دھواں نکلنا شروع ہو گیا تھا اس لئے انسانی آبادی محفوظ مقامات پر منتقل ہو گئی تھی۔

اگر مجاہدین ستمبر تک قابض رہتے

بھارتی فوج کے ریٹائرڈ جرنیل جگجیت سنگھ اروڑہ نے انکشاف کیا ہے کہ اگر ستمبر تک کارگل کا محاذ مجاہدین کے قبضہ میں رہتا تو بھارت کی ہزاروں کی تعداد کی فوج عملاً یرغمال بن جاتی۔ کارگل پر قبضے سے پاکستان کو عملی طور پر پوری وادی پر کنٹرول حاصل ہو گیا تھا۔ مجاہدین لیہہ' لداخ اور سیاچن پر موجود بھارتی فوج کا وادی سے رابطہ توڑنے میں مکمل طور پر کامیاب ہو گئے تھے۔ جس سے بھارت کو بے پناہ مشکلات کا سامنا تھا۔

روسی وزیراعظم امریکہ میں

روس کے وزیر اعظم سرجی سیٹپاشن نے امریکہ کے دورے پر کہا ہے کہ روس بھارتی قرضوں کے بوجھ سے چھٹکارا چاہتا ہے۔ سرد جنگ دوبارہ شروع ہونے کا کوئی امکان نہیں یہ اب ماضی کا قصہ بن چکی ہے۔

چین میں شدید گرمی

گذشتہ پچاس سال میں پہلی دفعہ چین کے دارالحکومت بیجنگ کا درجہ حرارت 42.02 تک پہنچا ٹریفک پولیس کے سینکڑوں اہلکار لو لگنے سے ہسپتالوں میں داخل کر دیئے گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 28 جولائی- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 32 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 41 درجے سنٹی گریڈ
29-جولائی- غروب آفتاب- 7-10
30-جولائی- طلوع فجر- 3-45
30-جولائی- طلوع آفتاب 5-20

زرعی ٹیوب ویلوں کا فلیٹ ریٹ بحال

وزیر اعظم نواز شریف نے اعلان کیا ہے کہ زرعی ٹیوب ویلوں کے لئے فلیٹ ریٹ بحال کر دیا گیا ہے۔ اس سے کاشتکاروں کو بجلی کے اخراجات میں 50 فیصد بچت ہوگی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ عالمی اداروں کا دباؤ اپنی جگہ ہم نے وہی فیصلہ کرنا ہے جس سے عوام کو فائدہ ہو۔

کوئی شرط قبول نہیں بھارت مذاکرات کرے

وزیر اعظم نے اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں کوئی شرط قبول نہیں ہے۔ بھارت مذاکرات شروع کرے کشمیر جل رہا ہے اور جلتے ہوئے کشمیر کو اپنے ساتھ رکھنا بھارت کے لئے ممکن نہیں۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ صدر کلنٹن کے ساتھ مسئلہ کشمیر پر اعلان واشنگٹن سے کہیں زیادہ بات چیت ہوئی۔ امریکہ کے کردار پر مطمئن ہیں۔

سیاسی لیڈروں پر تبصرے

وزیر اعظم نواز شریف نے اپنی پریس کانفرنس میں اپوزیشن کے سیاسی لیڈروں پر دلچسپ تبصرے کئے۔ انہوں نے کہا کہ الٹے سیدھے بیانات دینا اور پھر انہیں بدلنا بینظیر بھٹو کی عادت ہے۔ قاضی صاحب کے بارے میں قوم دعائے خیر کرے۔ مستعفی ہونے والی سابق وفاقی وزیر سیدہ عابدہ حسین کا ذکر آنے پر وزیر اعظم نے کہا عابدہ حسین کو چھوڑیں کوئی اور بات کریں۔

کوٹلی میں بس میں بم دھماکہ ۱۱-ہلاک

آزاد کشمیر کے ضلع کوٹلی کے نواحی علاقہ سہنہ کے قریب بس میں بم دھماکے کے نتیجے میں گیارہ افراد جاں بحق اور 35- زخمی ہو گئے۔ بس راولپنڈی سے کوٹلی جا رہی تھی۔ بم سیٹ کے نیچے رکھا تھا۔ بس مکمل تباہ ہو گئی لاشیں ناقابل شناخت ہو گئیں۔ یہ حادثہ بھارتی خفیہ ادارے "را" کی تخریب کاری کا نتیجہ قرار دیا جا رہا ہے۔

کوٹہ سسٹم میں توسیع کا بل منظور

قومی اسمبلی نے سرکاری ملازمتوں میں کوٹہ سسٹم میں 2013ء تک توسیع کا ترمیمی بل منظور کر لیا۔ صرف متحدہ قومی موومنٹ نے مخالفت کی۔ حمایت میں 162- اور مخالفت میں صرف 4 ووٹ پڑے۔ ایم کیو ایم کے رہنماؤں نے مخالفت میں تقاریر بھی کیں۔

حکومت ہٹانے کا ایک نکاتی ایجنڈا

حکومت ہٹانے کے ایک نکاتی ایجنڈے پر عوامی اتحاد کے طاہر القادری، تحریک انصاف کے عمران خان اور تنظیم الاخوان کے مولانا اکرم اعوان متفق ہو گئے۔

ایک ہزار میٹر تک نئی چوکیاں نہ بنائیں گے

پاکستان اور بھارت کے ڈائریکٹر ملٹری آپریشنز نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ کنٹرول لائن کے ساتھ ہزار میٹر تک نئی چوکیاں نہ بنائی جائیں۔ دونوں ملکوں کی فوجیں اپنی اپنی پوزیشنوں پر چلی گئی ہیں۔

بجلی چوری روکنا ناممکن

واپڈا کے چیئرمین جنرل راؤ اقبال نے کہا ہے کہ بجلی چوری روکنا بہت ہی مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ وسائل کی کمی کے باعث واپڈا کی خرابیوں کو دور نہیں کیا جا سکتا۔

ٹیکسوں کے نظام کی خرابیاں

سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے چیئرمین نے کہا ہے کہ ٹیکسوں کے نظام میں خامیاں دور کریں گے۔ تاجروں کو مزید سہولتیں دینے کا طریقہ کار وضع کیا جا رہا ہے۔ ٹیکس کی وصولی کا نظر ثانی شدہ ہدف پورا کر لیا گیا ہے۔

تنخواہ اور پنشن میں اضافے کا نوٹیفکیشن

وزارت خزانہ نے صوبائی ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں اضافے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔ گریڈ 1 سے 16 تک 25 فیصد اضافہ اور اس سے اوپر کے گریڈوں میں 20 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
فون دوکان 212837-رہائش 212175-اقصیٰ روڈ ربوہ